



مجاہد بن سعید جرح و تعدیل کی میزان میں

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

مجاہد بن سعید ہمدانی کوئی (م: 144ھ) جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”ضعیف“ ہے، نیز یہ آخری عمر میں ”اختلاط“ کا شکار بھی ہو گیا تھا، جیسا کہ:

① حافظ عبد الرحیم بن حسین، عراقی رحمۃ اللہ علیہ (765-406ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمُھُورُ، وَقَدْ اخْتَلَطَ آخِرًا.

”جمہور محدثین کرام نے اسے ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔ یہ آخری عمر میں مختلط بھی ہو گیا تھا۔“
(طرح التثريب في شرح التقریب: 389/2)

② حافظ، ابوالحسن، علی بن ابوبکر، پٹمی (735-807ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمُھُورُ. ”اسے جمہور محدثین نے ضعیف کہا ہے۔“

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: 33/5، 190)

③ علامہ، محمود بن احمد، عینی، حنفی (762-855ھ) لکھتے ہیں:

وَمَجَالِدٌ ضَعَّفَهُ الْجُمُھُورُ. ”مجاہد کو جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔“

(عمدة القاري شرح صحيح البخاري: 240/6، تحت الحديث: 934)

④ علامہ ابن مُفْلِح (816-884ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْأَكْثَرُ. ”اسے اکثر محدثین نے ضعیف کہا ہے۔“

(المبدع في شرح المقنع: 345/7)

⑤ علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ (952-1031ھ) حافظ عراقی سے نقل کرتے ہیں:

”اسے جمہور نے ضعیف کہا ہے۔“ (فيض القدير: 14/6، ح: 8247)



① علامہ احمد بن محمد بن علی، شوکانی رحمہ اللہ (1173-1250ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ. ”اسے جمہور محدثین کرام نے ضعیف کہا ہے۔“

(نیل الأوطار: 273/2)

جارحین

① امام ابو عبد اللہ، احمد بن محمد بن حنبل رحمہ اللہ (164-241ھ) فرماتے ہیں:

مُجَالِدٌ حَدِيثُهُ عَنْ أَصْحَابِهِ كَأَنَّهُ حُلْمٌ.

”مجالد کی اپنے اصحاب سے بیان کردہ حدیث ایسے ہے، جیسے خواب۔“

(المجروحین لابن حبان: 11/3، وسندہ صحیح)

نیز فرماتے ہیں: حَدِيثُ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ، كَأَنَّهُ حُلْمٌ.

”مجالد کی شعبی سے بیان کردہ روایت گویا خواب ہے۔“

(مسائل الإمام أحمد وإسحاق بن راهويه: 750)

مزید فرماتے ہیں: ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ”اس کی حدیث ضعیف ہے۔“

(سؤالات الميموني: 362)

نیز فرماتے ہیں: فَإِنَّهُ كَانَ يُكْثِرُ وَيَضْطَرُّ.

”مجالد زیادہ روایات بیان کرتا تھا اور اضطراب کا شکار رہتا تھا۔“

(المعرفة والتاريخ للإمام يعقوب بن سفيان: 165/2، وسندہ صحیح)

② امام محمد بن ادريس، شافعی رحمہ اللہ (150-204ھ) فرماتے ہیں:

وَالْحَدِيثُ عَنْ مُجَالِدٍ يُجَالِدُ الْحَدِيثَ.

”مجالد سے بیان کی گئی روایات (صحیح) حدیث کی مخالفت کرتی ہیں۔“

(المجروحین لابن حبان: 11/3، وسندہ حسن)



③ امام، ابو عبد اللہ، محمد بن سعد بن منیع رحمہ اللہ (168-230 ھ) فرماتے ہیں:

وَكَانَ ضَعِيفًا فِي الْحَدِيثِ . ”یہ حدیث میں ضعیف تھا۔“

(الطبقات الكبير: 349/6)

④ علامہ، ابراہیم بن یعقوب، جوزجانی (م: 259 ھ) لکھتے ہیں:

يُضَعَّفُ حَدِيثُهُ . ”اس کی بیان کردہ حدیث ضعیف قرار دی جائے۔“

(أحوال الرجال: 126)

⑤ امام، ابو عبد الرحمن، احمد بن شعیب، نسائی رحمہ اللہ (215-303 ھ) فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ . ”یہ ضعیف راوی ہے۔“ (الضعفاء المتروكون، ص: 233)

نوٹ: بعض اہل علم نے امام نسائی رحمہ اللہ سے مجاہد کو ”ثقہ“ قرار دینا بھی ذکر کیا ہے، لیکن اس کا ثبوت نہیں مل سکا۔

⑥ امام، ابو الحسن، علی بن عمر، دارقطنی رحمہ اللہ (306-385 ھ) فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِقَوِيٍّ . ”یہ قوی راوی نہیں۔“ (الضعفاء المتروكون: 532)

نیز فرماتے ہیں: لَيْسَ بِثِقَةٍ، ---، لَا يُعْتَبَرُ بِهِ .

”یہ ثقہ راوی نہیں۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔“ (سؤالات البرقاني: 474)

⑦ امام، ابو حاتم، محمد، ابن حبان رحمہ اللہ (م: 354 ھ) فرماتے ہیں:

وَكَانَ رَدِيءَ الْحِفْظِ، يُقَلِّبُ الْأَسَانِيدَ، وَيَرْفَعُ الْمَرَاسِيلَ، لَا يَجُوزُ

الِاخْتِجَاجُ بِهِ . ”اس کا حافظہ بہت کمزور تھا۔ یہ سندوں کو بدل دیتا تھا اور مراسیل

کو مرفوع بنا دیتا تھا۔ اس کی بیان کردہ حدیث سے دلیل لینا جائز نہیں۔“

(المجروحين: 11-10/3)



⑧ امام، ابو زکریا، یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (158-233ھ) فرماتے ہیں:

”مُجَالِدٌ ضَعِيفٌ، وَاهِي الْحَدِيثِ .“
”مجاہد ضعیف راوی ہے اور اس کی بیان کردہ احادیث کمزور ہیں۔“

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 362/8، وسنده صحيح)

نیز فرماتے ہیں: مُجَالِدٌ وَحَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِمَا .
”مجاہد اور حجاج کی بیان کردہ حدیث کو دلیل نہیں بنایا جاسکتا۔“

(تاریخ ابن معین بروایة الدوري: 3142)

نیز فرماتے ہیں: كَانَ ضَعِيفًا . ”ضعیف راوی تھا۔“

(الضعفاء الكبير للعليلي: 233/4، وسنده حسن، المجروحين لابن حبان: 1039، وسنده حسن)

ایک مرتبہ فرمایا: إِسْرَائِيلُ وَشَرِيكُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُجَالِدٍ .
”اسرائیل اور شریک میرے نزدیک مجاہد سے اچھے راوی ہیں۔“

(تاریخ ابن معین: 3056)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے مجاہد کو ایک مقام پر ”ثقة“ بھی کہا ہے۔

(تاریخ یحییٰ بن معین بروایة العباس الدوري: 1277)

امام صاحب کا توثیق والا قول جمہور کے بھی اور ان کے اپنے قول کے بھی خلاف ہے، لہذا جمہور کے موافق قول لیا جائے گا۔

⑨ امام، ابو سعید، یحییٰ بن سعید، قطان رحمہ اللہ (120-198ھ) فرماتے ہیں:

فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ . ”میرا دل اس کے بارے میں صاف نہیں۔“

(الجرح والتعديل لابن أبي حاتم: 361/8، وسنده صحيح)

امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ نے عبداللہ بن سعید سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو؟



انہوں نے بتایا کہ میں وہب بن جریر کے پاس سیرت لکھنے جا رہا ہوں، جو مجالد سے مروی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا:

تَكْتُبُ كَذِبًا كَثِيرًا، لَوْ شِئْتَ أَنْ يَجْعَلَهَا لِي مُجَالِدٌ كُلُّهَا عَنِ الشَّعْبِيِّ
عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَعَلَ.

”آپ بہت سے جھوٹ لکھنے جا رہے ہیں۔ اگر آپ چاہیں کہ مجالد میرے لیے ان ساری سندوں کو شععی اور مسروق کے واسطے سے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تک پہنچا دے، تو وہ ایسا کر دے گا۔“ (الجرح والتعديل: 361/8، وسندہ صحیح)

مطلب یہ ہے کہ مجالد کا حافظہ اس حد تک بگڑ گیا تھا کہ وہ ”تلقین“ قبول کرنے لگا تھا، یعنی جب اسے کوئی من گھڑت سند بیان کر کے کہتا کہ اصل سند اس طرح ہے، تو وہ اسے تسلیم کر لیتا تھا۔

⑩ امام ابو حاتم رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا مجالد کی بیان کردہ حدیث کو دلیل بنایا جاسکتا ہے؟ تو فرمایا: نہیں، پھر فرمایا: وَلَيْسَ مُجَالِدٌ بِقَوِيِّ الْحَدِيثِ .
”مجالد کی بیان کردہ حدیث قوی نہیں ہوتی۔“ (الجرح والتعديل: 362/8)

⑪ امام، ابو احمد، عبد اللہ، ابن عدی رضی اللہ عنہ (277-365ھ) فرماتے ہیں:
أَكْثَرُ رَوَايَتِهِ عَنْهُ (الشَّعْبِيِّ)، وَعَامَّةُ مَا يَرْوِيهِ غَيْرُ مَحْفُوظٍ .
”اس نے زیادہ روایات شععی کے واسطے سے بیان کی ہیں۔ اس کی بیان کردہ اکثر

روایات غیر محفوظ (منکر) ہیں۔“ (الكامل في ضعفاء الرجال: 423/6)

⑫ امام، ابو عیسیٰ، محمد بن عیسیٰ، ترمذی رضی اللہ عنہ (209-279ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ ضَعَّفَ مُجَالِدًا بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ، وَهُوَ كَثِيرُ الْعَلَطِ .



”بعض اہل علم نے مجالد کو ضعیف قرار دیا ہے۔ وہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے۔“

(سنن الترمذی، تحت الحديث: 648)

نیز فرماتے ہیں: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ. ”بعض اہل علم نے حافظ کی خرابی کی بنا پر مجالد پر کلام کی ہے۔“

(سنن الترمذی، تحت الحديث: 1172)

۱۳ امام، ابوبکر، محمد بن حسین، بیہقی رحمہ اللہ (384-458ھ) فرماتے ہیں:

غَيْرُ مُحْتَجِّ بِهِ. ”اس کی بیان کردہ حدیث سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔“

(السنن الكبرى للبيهقي: 128/8)

۱۴ علامہ، علی بن احمد، ابن حزم رحمہ اللہ (384-456ھ) کہتے ہیں:

ضَعِيفٌ. ”یہ ضعیف راوی ہے۔“ (المحلی بالآثار: 62/3)

نیز فرماتے ہیں: هَالِكٌ. ”سخت ضعیف ہے۔“ (المحلی: 10/429)

۱۵... ۱۹ حافظ منذری (مختصر سنن أبي داود: 256/6)، حافظ بوصری (اتحاف

الخيرة المهرة: 45)، علامہ ابن ملقن (البدر المنير: 391/9)، حافظ ابن حجر (فتح الباري:

480/9) اور حافظ ابن کثیر (البداية والنهاية: 141/8) نے بھی اس کو ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

لہذا حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (البداية والنهاية: 14/3) کا اس کی حدیث کی ایک سند کو

”حسن“ کہنا صحیح نہیں۔

۲۰ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مَشْهُورٌ، صَاحِبُ حَدِيثٍ،

عَلَى لَيْنٍ فِيهِ. ”مشہور محدث ہے، البتہ کمزور راوی ہے۔“

(میزان الاعتدال للذهبي: 438/3)



نیز فرماتے ہیں: لَيْسَ بِالْقَوِيَّ. ”قوی نہیں ہے۔“

(سير أعلام النبلاء للذهبي: 146/2)

اتنی جروح کے بعد اب مجاہد کے بارے میں ذکر کی گئی تو وثیقات بھی ملاحظہ فرمائیں:

معدّلین

① امام ابن شاہین رحمہ اللہ نے امام یحییٰ بن معین سے اس کا ”ثقة“ ہونا ذکر کیا ہے۔

(تاریخ الثقات: 1435)

اس کا جواب گزر چکا ہے کہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کی یہ بات جمہور محدثین، نیز خود

اپنی ہی جرح کے خلاف ہونے کی وجہ سے مرجوح ہے۔

② امام ابو عبد اللہ سفیان بن سعید، ثوری رحمہ اللہ (93-161ھ) فرماتے ہیں:

وَقَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِيهِ، وَبِخَاصَّةٍ يَحْيَىٰ بْنُ سَعِيدٍ، وَهُوَ ثَقَّةٌ.

”ائمہ دین نے اس پر جرح کی ہے، خصوصاً امام یحییٰ بن سعید نے، تاہم وہ ثقة ہے۔“

(المعرفة والتاريخ: 100/3)

③ امام، ابو یوسف، یعقوب بن سفیان، فسوی رحمہ اللہ (م: 277ھ) فرماتے ہیں:

وَأَمَّا مُجَالِدٌ وَالْأَجْلَحُ، فَقَدْ تَكَلَّمَ النَّاسُ فِيهِمَا، وَمُجَالِدٌ عَلَى كُلِّ

حَالٍ أَمْثَلُ مِنَ الْأَجْلَحِ.

”مجاہد اور اُجلح دونوں کے بارے میں محدثین کی جرح موجود ہے اور مجاہد ہر حال میں

اُجلح سے اچھا ہے۔“ (المعرفة والتاريخ: 83/3)

یاد رہے کہ اُجلح کندی جمہور محدثین کرام کے نزدیک ”ثقة“ ہے۔

اس کے بارے میں علامہ پیشی فرماتے ہیں: وَالْأَكْثَرُ عَلَى تَوْثِيقِهِ.



”اکثر محدثین کرام اس کی توثیق ہی کرتے ہیں۔“ (مجمع الزوائد: 1/189)

اس کی توثیق اور اس پر جرح کی حقیقت تفصیلاً جاننے کے لیے میرے مایہ ناز شاگرد اور اندوختہ سرمایہ، حافظ ابو یحییٰ نور پوری رحمۃ اللہ علیہ کی بیش قیمت کتاب ”صحیح بخاری کا مطالعہ اور فتنہ انکار“ حدیث (ص: 271-275) ”ملاحظہ فرمائیں۔“

نوٹ:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے مجالد کو ”صدوق“ کہنا ثابت نہیں۔

③ امام، ابو الحسن، احمد بن عبد اللہ، علی رحمۃ اللہ علیہ (181-261 ھ) فرماتے ہیں:

جَائِزُ الْحَدِيثِ، حَسَنُ الْحَدِيثِ .

”اس کی حدیث درست اور حسن ہے۔“ (تاریخ الثقات: 460)

④ امام، ابو بسطام، شعبہ بن حجاج، عتقی رحمۃ اللہ علیہ (م: 160 ھ) نے الحسن بن علی

بن عاصم سے کہا: يَا حَسَنُ اسْتَخِرِ اللَّهَ، وَأَذِبرْ عَلَيَّ مُجَالِدٍ .

”حسن! اللہ سے خیر طلب کرو اور مجالد کے پاس جاؤ۔“

(الضعفاء الكبير للعقيلي: 232/4، وسنده حسن)

⑤ امام، ابو الحسن، علی بن عبد اللہ، مدینی رحمۃ اللہ علیہ (161-234 ھ) نے امام شععی رحمۃ اللہ علیہ

کے شاگردوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: مُجَالِدٌ فَوْقَ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ،

فَوْقَ أَجْلَحَ الْكِنْدِيِّ . ”مجالد، اشعث بن سوار سے کم درجہ اور ارجح کندی سے بلند

درجہ ہے۔“ (المعرفة والتاريخ للفسوي: 1713، وسنده صحيح)

⑥ امام، ابو عبد اللہ، محمد بن مثنیٰ، بصری رحمۃ اللہ علیہ (118-215 ھ) فرماتے ہیں:

يُحْتَمَلُ حَدِيثُهُ لِصِدْقِهِ . ”اس کی سچائی کی بنا پر اس کی حدیث روایت

کی جائے گی۔“ (تہذیب التہذیب لابن حجر: 37/10)



نوٹ: امام مسلم رحمہ اللہ نے مجالد بن سعید سے اصول میں کوئی روایت نہیں لی۔ صحیح مسلم میں مجالد کی روایت متابعت میں (دوسرے راوی کے ساتھ ملا کر) ہے۔

تنبیہ نمبر ①:

ابوسعید، عبد اللہ بن سعید، الشَّح، کندي (م: 257 ھ) کہتے ہیں:

ذَكَرَ رَجُلٌ عُثْمَانَ عِنْدَ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، فَقَالَ: مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ لَغْلَامُهُ: جُرَّهَ وَأَطْرَحَهُ فِي الْبُئْرِ.

”مجالد بن سعید کے پاس ایک آدمی نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا، تو وہ اپنے غلام سے کہنے لگا: اس کو پھینچ کر کنویں میں پھینک دو۔“ (الضعفاء الكبير للعقيلي: 234/4)

اس کی سند ”انقطاع“ کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے، کیونکہ ابو سعید 257 ھ میں فوت ہوئے، جبکہ مجالد بن سعید 144 ھ میں فوت ہو گئے تھے۔ دونوں کا لقاء و سماع صرف ثابت ہی نہیں، بلکہ ممکن ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هَذِهِ حِكَايَةٌ مُرْسَلَةٌ. ”یہ مرسل (منقطع) حکایت ہے۔“

(تاریخ الإسلام: 977/3، بتحقيق بشار)

امام عبد الرحمن بن مہدی کہتے ہیں:

”یہی بن سعید اور ابو اسامہ کی مجالد سے بیان کردہ حدیث کچھ بھی نہیں، کیونکہ انہوں نے مجالد کے حافظے کی خرابی کے بعد اس سے بیان کیا ہے۔ البتہ شعبہ، حماد بن زید اور ہشیم کی حدیث صحیح ہے، کیونکہ وہ مجالد کا حافظہ خراب ہونے سے پہلے اس سے بیان کرتے ہیں۔“

(الجرح والتعديل: 361/8)

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد آخری عمر میں حافظے کا بگاڑ ہے۔

الحاصل: مجالد بن سعید، کوئی راوی جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف“ ہے۔